احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 170 اتوار۔ ربیع الاول-1416ھ' 30 وفا 1374 ہش' 30 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اس کے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا تعالیٰ کی معرفت زیادہ ہو گی اسی قدر خوف زیادہ ہوگا۔

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادرِ مطلق اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے' اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھو گے تو معلوم ہو گا کہ معرفت نہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 95)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء پر اہل ربوہ و اہل پاکستان کا

جوش و خروش

(صدر صاحب بورڈ الفضل کی تصدیق کے ساتھ)

ربوہ: 28 جولائی 1995ء۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کے 30 ویں جلسہ سالانہ کے آغاز کے موقع پر اہل ربوہ نے اور اہل پاکستان نے غیر معمولی جوش و خروش سے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی وساطت سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا افتتاحی خطاب سنا اور اس جلسہ کی روحانی برکات سے دل کھول کر حصہ لیا۔

ربوہ اور پاکستان بھر میں جلسہ سالانہ کے پروگرام کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی گئی تھی۔ روزنامہ الفضل نے 3 دن مسلسل نمایاں انداز میں پروگرام شائع کئے۔ جماعت کو بروقت مرکز سے اطلاعات پہنچا دی گئیں۔ ربوہ میں صدر عمومی نے ایک خوبصورت رنگین فولڈر 5 ہزار کی تعداد میں چھپوا کر گھر گھر پہنچا دیا۔

جمعہ پر بیت الاقصیٰ میں ظہر و عصر جمع کرا دی گئیں۔ لندن سے ٹیلی کاسٹ ہونے والے خطبہ کے وقت سے ہی ربوہ کے مکینوں نے جہاں ڈشیں لگی ہوئی ہیں اپنے دروازے اپنے بھائیوں اور بہنوں کے لئے کھول دیئے۔ اس کے علاوہ ربوہ کی 50 سے زیادہ بیوت الذکر میں مردوں اور عورتوں کے لئے جلسہ کی کارروائی سننے کا الگ انتظام کیا گیا تھا۔ خطبہ ٹیلی کاسٹ ہونے کا وقت جوں جوں نزدیک آتا گیا ربوہ کی سڑکوں پر خاموشی چھاتی گئی۔ خطبہ اور بعد ازاں لوائے احمدیت لہرائے جانے کے وقت اور پھر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے افتتاحی خطاب کے وقت ربوہ ایک شہر خموشاں کا منظر پیش کر رہا تھا۔ صدر عمومی کے زیر اہتمام محلوں میں مختلف

باقی صفحہ 8 پر

تمام بنی نوع انسان سے محبت ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

دیکھو بنی نوع انسان سے نیک سلوک کو حدیث میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جب کہ سخت تپش ہو گی ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تپش ہو گی مگر ہم ایمان رکھتے ہیں ضرور تپش ہو گی اور بہت سخت ہو گی۔ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے ان میں وہ شخص بھی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرتا ہو گا۔ بہت سے نادان ہیں جو اس حدیث کے غلط معنی کرتے ہیں مثلاً اگر وہ زید سے محبت کرتے ہیں اور بکر سے نہیں کرتے تو وہ زید کی محبت کے متعلق کہتے ہیں کہ ہم خدا کے لئے اس سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر خدا کے لئے محبت ہوتی تو زید بکر دونوں سے ہوتی۔ یہ ممکن ہے کہ ذاتی وجوہات کی بنا پر تم زید سے محبت کرو اور بکر یا خالد سے نہ کرو۔ مثلاً رسول کریم ﷺ کے دو نواسے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے ان کے ذاتی دوست بھی ہوں گے ایک شخص کو حضرت امام حسن کا مزاج پسند ہو گا۔ اور دوسرے کو امام حسین کا اور اپنے مذاق کی مطابقت سے وہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین دونوں میں سے ایک کے ساتھ محبت کرتے ہوں گے۔ ایسے لوگوں کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جو امام حسن یا امام حسین سے محبت کرتے ہیں۔ وہ رسول کریم ﷺ کا نواسہ ہونے کے باعث کرتے ہیں کہ اگر وہ رسول کریم ﷺ کا نواسہ ہونے کے باعث محبت کرتے تو امام حسن اور امام حسین دونوں میں سے ایک سے محبت نہ کرتے۔ بلکہ دونوں سے کرتے۔ کیونکہ دونوں آنحضرت ﷺ کے نواسہ تھے۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرے گا وہ اس کے سب بندوں سے محبت کرے گا۔ پس اگر خدا کے لئے محبت کرنی ہے تو تمام بنی نوع انسان سے محبت کرو

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر کو دل کا دورہ پڑا ہے۔ محترمہ امریکہ میں مقیم ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترمہ کو اپنے فضل سے شفاء عطا فرمائے اور صحت سے نوازے۔

○ عزیز ابتسام حمید گوندل ابن عبد الحمید گوندل صاحب ایڈیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع سیالکوٹ (جو وقف نو میں شامل ہے) کے بائیں جبڑے میں رسولی ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔

عزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ٹھیکدار عبد الغفار صاحب اسلام آباد بعارضہ تکلیف گردہ علیل اور کمزور ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکمل صحت و تندرستی عطا فرمائے۔

انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

30- وفا 1374 ھش 30 - جولائی 1995ء

قربانی - تقویٰ کی علامت

تقویٰ کی بہت سی باتیں تو جسمانی آنکھ کو نظر نہیں آتیں۔ اور جو نظر آتی بھی ہیں ان کے متعلق بھی کہا جا سکتا ہے کہ ممکن ہے ان میں ریا کا عنصر ہو لیکن ایک بات ایسی ہے جو نظر بھی آ سکتی ہے اور اس میں ریاء کے عنصر کا فقدان بھی ہو سکتا ہے اور وہ ہے مالی قربانی۔ مال سے انسان محبت کرتا ہے۔ چاہتا ہے کہ اسے جتنا بھی زیادہ ہو سکے مال مل جائے اور اس بات سے ڈرتا ہے کہ وہ مال ضائع نہ ہو جائے۔ اسے اپنی ضروریات کے لئے جو کچھ چاہئے وہ اس سے بھی زیادہ مال اکٹھا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ اس مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگ جائے۔ تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت بھی کرتا ہے اور اس سے ڈرتا بھی ہے۔ یعنی وہ متقی ہے۔ لیکن مال کی قربانی صرف اس قربانی کو کہہ سکتے ہیں۔ جو اپنی حیثیت کے مطابق ہو بلکہ حیثیت سے بھی زیادہ ہو۔ اس میں رقم کی مقدار کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر ایک شخص کماتا ہی کم ہے تو وہ یقیناً کم ہی دے سکے گا۔ اور جتنا وہ دیتا ہے اگر وہ شخص جو اس سے بہت زیادہ کماتا ہے وہ بھی اتنا ہی دے یا اس سے ذرا سا زیادہ دے تو یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ کم کمانے والے نے قربانی کی ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ زیادہ کمانے والے نے بھی قربانی کی ہے اگر زیادہ کمانے والا بھی اپنے معیار سے کسی حد تک بڑھ کر قربانی کرے تو پھر تو وہ حقیقی قربانی کہلائے گی۔ کم از کم اپنے معیار ہی کی قربانی کرے۔ لیکن اگر ایسا نہ کرے تو نہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت ہو گی اور نہ اس کا ڈر ہو گا اور وہ متقی بھی نہ کہلا سکے گا۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے جس طرح عظیم الشان قربانیاں کر رہی ہے اس سے یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ وہ ایمان میں ترقی کر رہی ہے اور تقویٰ میں اس کا قدم آگے سے آگے ہے۔ اس سلسلے میں ایک خطبے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"جماعت احمدیہ میں جو خدا کے فضل سے یہ عظیم الشان قربانی کے مظاہرے نظر آتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر مالی قربانیاں بڑھ رہی ہیں تو یہ اس بات کا ایک پیمانہ ہے کہ اللہ کے فضل کے ساتھ ان کے تقویٰ کا معیار بڑھ رہا ہے۔ یہ اس بات کا پیمانہ ہے اللہ کے فضل ساتھ ان کی حرص کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بہت ہی عظیم الشان Tribute اس کو کہتے ہیں۔ ایک خراج تحسین ہے جو جماعت کی قربانیاں عمومی حیثیت سے جماعت کو دے رہی ہیں۔ دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ جو ایسی جماعت پیدا کر کے دکھا سکے۔"

پس یہ بات واضح ہے اور ظاہر و باہر ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق اور حیثیت سے بھی زیادہ قربانی تقویٰ کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اپنی حیثیت سے بھی زیادہ قربانی کر سکیں۔ اور وہ اپنے خاص فضل سے ہماری ہر قربانی کو قبول کرتا ہوا ہمیں مزید قربانیوں۔ اور پہلے سے زیادہ قربانیوں۔ کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور یہ سب کچھ اسی کی توفیق سے ہو سکتا ہے۔

آپ آ کے سنائیں گے مجھکو روداد ہمارے جلسے کی
آدھے کی نہیں پونے کی نہیں یہ بات ہو سارے جلسے کی
کس کس سے ملے کس طرح ملے کیا پوچھا اور بتایا کیا
رہ جائے نہ کوئی میٹھی بات اس پیارے جلسے کی

ابو الاقبال

ہم کیا بتائیں کیا کچھ دیکھا تری گلی میں
"دنیا تری گلی میں عقبیٰ تری گلی میں"

اپنا وطن بھی چھوڑا۔ خویشوں سے منہ بھی موڑا
سب ہی سے رشتہ توڑا آیا تری گلی میں

اصحابِ جاہ و ثروت کو۔ کوٹھیاں مبارک
ہم تو لگا چکے ہیں' ڈیرا تری گلی میں

صوفی نہ جس کو سمجھا۔ زاہد نے بھی نہ جانا
وہ راز حق نے سارا کھولا تری گلی میں

پھرتی ہے ماری ماری جس کے لئے یہ دنیا
ہم نے تو اس خدا کو پایا تری گلی میں

جو کچھ بھلا چکے تھے وہ یاد آگیا ہے
جو یاد تھا زباں پر بھُولا تری گلی میں

بے خود بنا دیا ہے سب کچھ بھلا دیا ہے
حق نے پلا دیا وہ صہبا تری گلی میں

جو بن سکا دیا ہے ایمان لے لیا ہے
کیا خوب یہ کیا ہے سودا تری گلی میں

وہ سادگی کہ جس پر لاکھوں بناؤ قربان
آیا نظر ہے جلوہ اس کا تری گلی میں

نانِ شبینہ کے بھی محتاج ہوں تو کیا ہے
منظور فقر و فاقہ شاہا تری گلی میں

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ مبارک بیگم صاحبہ وصیت نمبر 9026 بنت چوہدری ثناء اللہ صاحب ساکن چک 78 جنوبی ضلع سرگودھا کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔

○ محترمہ سردار بیگم صاحبہ وصیت نمبر 13771 زوجہ مکرم عبد المجید صاحب ساکن مکان نمبر 23 بیت الرضاء کالونی ملتان روڈ لاہور کا 1985ء سے دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 14186 زوجہ مکرم محمد رشید صاحب فرید ٹاؤن ساہیوال کا 1976ء سے دفتر ہذا سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔

اگر موصی / موصیہ خود پڑھیں یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو دفتر ہذا کو مکمل ایڈریس کے ساتھ مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اے امیرو اور بادشاہو! اور دولت مندو!! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے اور اس کی تمام راہوں میں راست باز ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے ملک اور دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں۔ اور پھر اسی میں عمر بسر کر لیتے ہیں۔ اور موت کو یاد نہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو (عبادت) نہیں کرتا اور خدا سے لاپرواہ ہے اس کے تمام نوکر چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر ان لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقل مندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجا۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو۔ جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر۔ بلکہ اس سے زیادہ۔

پس کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بے باکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا۔ یہاں تک کہ مرے گا۔ اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آتے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو۔ اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیوں کر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے۔ تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ۔ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو۔ اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

لجنہ کالم

جامعہ نصرت کے افتتاح کے موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

تمہیں اپنے کالج کے زمانہ میں اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ عورت کی زندگی زیادہ سے کس طرح مفید بنائی جا سکتی ہے۔ یہ پرانا دستور جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور اب بھی ہے کہ کھانا پکانے کا کام عورت کے ذمہ ہے۔ اس میں اب تبدیلی کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں عورت صرف کھانے پینے کے کام کے لئے ہی رہ گئی ہے۔ اس کے پاس کوئی وقت ہی نہیں بچتا جس میں وہ دینی یا مذہبی یا قومی کام کر سکے۔ یورپ کے مدبرین نے مل کر اس کا کچھ حل سوچا ہے۔ اور اس وجہ سے ان کی عورتوں کا بہت سا وقت بچ جاتا ہے۔ مثلاً یورپ نے ایک قسم کی روٹی ایجاد کر لی ہے۔ جسے ہمارے ہاں ڈبل روٹی کہتے ہیں۔ یہ روٹی عورتیں گھر میں نہیں پکاتیں بلکہ بازار سے آتی ہے۔ اور مرد عورتیں اور بچے سب اسے استعمال کرتے ہیں۔ مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ بادشاہ کے ہاں کیا دستور ہے آیا اس کی روٹی بازار سے آتی ہے یا نہیں۔ لیکن یورپ میں ایک لاکھ میں سے ننانوے ہزار نو سو ننانوے یقیناً بازاری روٹی ہی کھاتے ہیں۔ اور اس طرح وہ اپنا بہت سا وقت بچا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس قسم کے کھانا پکانے کے برتن (Cooker) نکالے ہوئے ہیں۔ جن سے بہت کم وقت میں سبزی اور گوشت وغیرہ تیار ہو جاتا ہے۔ پھر انہوں نے اپنی زندگیاں اس طرح ڈھال لی ہیں کہ عام طور پر وہ ہوٹلوں میں کھانا کھاتے ہیں۔ یورپ میں بالعموم چار کھانے ہوتے ہیں۔ صبح کا ناشتہ دوپہر کا کھانا۔ شام کا ناشتہ اور رات کا کھانا۔ عام طور پر درمیانی طبقہ کے لوگ صبح کی چائے گھر پر تیار کر لیتے ہیں باقی دوپہر کے کھانے اور شام کی چائے وہ ہوٹل میں کھا لیتے ہیں۔ اور شام کا کھانا گھر پر کھاتے ہیں۔ پھر سرد ملک ہونے کی وجہ سے ایک وقت کا کھانا کئی کئی وقت چلا جاتا ہے۔ اور پھر کھانے انہوں نے اس قسم کے ایجاد کر لئے ہیں جن کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کولڈ میٹ ہے۔ روٹی بازار سے منگوالی اور کولڈ میٹ کے ٹکڑے کاٹ کر اس سے روٹی کھالی۔ ہمارے ہاں ہر وقت چولہا جلتا ہے۔

جب تم کالج میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئی ہو تمہیں یہ بھی سوچنا پڑے گا۔ کہ تم اپنی زندگی کس طرح گذارو گی۔ اگر چولہے کا کام تمہارے ساتھ رہا تو پھر پڑھائی بالکل بے کار چلی جائے گی۔ تمہیں غور کر کے اپنے ملک میں ایسے تغیرات پیدا کرنے پڑیں گے کہ چولہے پھونکنے کا شغل اگر کم سے کم وقت میں محدود کر دیا جائے۔ مثلاً اس کے لئے ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام رکھ لیا جائے تب بھی اور کاموں کے لئے تمہارے پاس بہت سا وقت بچ سکتا ہے۔ یہ مت خیال کرو کہ تم نوکر رکھ لو گی۔ نوکر رکھنے کا زمانہ اب جا رہا ہے۔ اب ہر شخص نوکر نہیں رکھ سکے گا۔ بلکہ بہت بڑے بڑے لوگ ہی نوکر رکھ سکیں گے۔ کیونکہ نوکروں کی تنخواہیں بڑھ رہی ہیں۔ اور ان تنخواہوں کے ادا کرنے کی متوسط طبقہ کے لوگوں میں بھی استطاعت نہیں ہو سکتی۔

نیکیاں اور بدیاں

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بدیوں کی موٹی موٹی تشریح یوں فرماتے ہیں:-

۱۔ وہ بدیاں جو ذاتی ہوتی ہیں۔ یعنی جن کا اثر انسان کے اپنے نفس پر پڑتا ہے۔

۲۔ وہ بدیاں جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں یعنی ان کا اثر انسان کے اپنے نفس ہی پر نہیں پڑتا بلکہ دوسروں پر بھی ان کا اثر پڑتا ہے۔

۳۔ وہ بدیاں جو قومی ہوتی ہیں یعنی قوم کی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ بدی ہوتی ہے۔

۴۔ وہ بدیاں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اس کے مقابلہ میں نیکیوں کی بھی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ ذاتی نیکیاں یعنی جن کا اثر انسان کی اپنی ذات پر پڑتا ہے۔

۲۔ وہ نیکیاں جو دوسروں سے بھی تعلق رکھتی ہیں یعنی جن کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے۔

۳۔ قومی نیکیاں جو بحیثیت قوم نیکیاں سمجھی جاتی ہیں۔

۴۔ وہ نیکیاں جو خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

اب میں ان بدیوں کو بیان کرتا ہوں جو ذاتی بدیاں ہیں اور ان کی موٹی موٹی بدیوں کی لسٹ دیتا ہوں۔ تاکہ ان کے ذہن میں آنے سے ان سے بچنے کی طاقت پیدا ہو۔ ان سے آگے جو بدیاں ہیں وہ الہام کے ذریعے بتائی جاتی ہیں۔

۱۔ تکبر یعنی اپنے نفس میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ کسی اور پر ظاہر کئے بغیر ایک شخص اپنے نفس میں سمجھتا ہے کہ میں بڑا آدمی ہوں تو یہ بات اس کے نفس کو طہارت حاصل کرنے سے روکتی ہے۔

۲۔ سفلا پن۔ بازاروں میں آوارہ طور پر پھرنا یا بیٹھنا اور ذلیل پیشے اختیار کرنا یہ بھی نفس کی بدی ہے اور اس کی وجہ سے بھی اعلیٰ ترقی حاصل نہیں ہو سکتی، جب تک کوئی اپنی حالت اور پیشہ نہ بدلے گا۔

۳۔ جلد بازی۔ کسی کام کو بے سوچے سمجھے جلدی میں اختیار کر لینا۔ اس کا نقصان بھی اختیار کرنے والے کو ہی پہنچتا ہے۔

۴۔ بد ظنی۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ وہ ایسا ہے ویسا ہے۔ خواہ اس پر اس خیال کو کبھی ظاہر نہ کرے۔ حتیٰ کہ مر جائے۔ مگر پھر بھی یہ گناہ ہے۔

۵۔ ناجائز محبت۔ خواہ دل میں ہی رکھے اور کسی کو نہ بتائے تو بھی یہ بدی ہے۔

۶۔ کینہ۔ یعنی دل میں یہ خیال رکھنا کہ فلاں کو نقصان پہنچاؤں گا چاہے عملاً کبھی بھی نقصان نہ پہنچائے۔

۷۔ بزدلی۔ بزدلی کا دل میں پیدا ہونا گناہ ہے۔ خواہ اس کے اظہار کا کبھی موقعہ آئے یا نہ آئے۔

۸۔ حسد۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس کی چیز جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔

۹۔ بے صبری۔ یعنی مصائب پر گھبرا جائے اور جو کام اسے کرنا ہو اسے نہ کر سکے۔

۱۰۔ دون ہمتی۔ انسان اپنے لئے بڑے مقصد قرار نہ دے۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے قرار دے یہ برائی بھی بڑی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔

یہ خصوصاً بادشاہوں اور امراء کے لئے سخت تباہی کا باعث ہے۔ کیونکہ ان کی کم ہمتی سے ان کی رعایا بھی کم ہمت ہو جاتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے۔ یعنی تو نے ترقی کی تو ہم بھی آگے بڑھے۔ پس امراء کے لئے دون ہمتی بہت بڑا گناہ ہے اور عوام کے لئے بھی گناہ ہے۔

۱۱۔ چاپلوسی۔ یونہی کسی کو خوش کرنے کے لئے باتیں بنانا چاپلوسی ہے۔ امراء کے نوکروں میں یہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکایات گلستان سعدیؒ

خیرالناس من ینفع الناس

ملک زوزن کا ایک اہلکار تھا جو سامنے سب کی عزت کرتا تھا اور پیٹھ کے پیچھے لوگوں کی تعریف کیا کرتا تھا۔ اتفاقاً اس کی کوئی حرکت بادشاہ کو ناپسند آئی۔ اس نے جرمانہ کر دیا۔ بادشاہ کے سپاہی اس اہلکار کے حسن سلوک کے معترف تھے اور اس کے احسانوں کے شکر گزار تھے۔ قید و بند کے دوران میں اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتے اور بڑی مہربانی سے پیش آتے اور اسے برا بھلا کہنے اور جسمانی تکلیف دینے کو جائز نہ سمجھتے تھے۔

اپنے دشمن کے ساتھ بھی صلح کر لے اور اگر کسی دن وہ پیٹھ پیچھے تیری برائیاں بیان کرے تو تو اس کے سامنے اس کی تعریف کر موذی شخص کے منہ سے بات نکل ہی جاتی ہے۔ اگر تو اس کی تلخ باتیں سننا نہیں چاہتا تو اس کا منہ میٹھا کر۔ بادشاہ نے جو جرمانہ کیا تھا اس کا ایک حصہ تو اس نے ادا کر دیا اور باقی کے کے لئے قید میں رہا۔ کہتے ہیں کہ گرد و نواح کے ایک بادشاہ نے اسے خفیہ پیغام بھیجا کہ اس ملک بادشاہ نے آپ جیسے بزرگوار کی قدر شناسی نہیں کی اور بے عزتی کی ہے اگر آپ کی رائے ہمارے پاس تشریف لانے کی ہو تو آپ کی خاطر مدارات میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا جائے گا۔ اس سلطنت کے تمام اراکین آپ کے دیدار کے خواہشمند اور ان سطور کے جواب کے منتظر ہیں۔

اس اہلکار نے جب یہ خط پڑھا تو خطرہ سے ڈرا۔ اسی وقت ایک مختصر سا جواب کہ اگر ظاہر بھی ہو جاوے تو کوئی فتنہ برپا نہ ہو کاغذ کی پشت پر لکھ کر روانہ کر دیا۔ ایک تعلق دار نے جو اس حال سے واقف تھا بادشاہ کو اطلاع دے دی کہ فلاں شخص جسے حضور نے قید کر رکھا ہے گرد و نواح کے بادشاہوں سے خط و کتابت رکھتا ہے۔ بادشاہ بہت غصے ہوا اور اس خبر کی تحقیقات کی۔ لوگوں نے قاصد کو گرفتار کر لیا اور اس سے خط لے کر پڑھا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ بزرگوں کا حسن ظن میرے متعلق میری فضیلت سے زیادہ ہے۔ اور قبولیت کا شرف جو آپ نے مجھے بخشا ہے مجھ میں اس کے قبول کرنے کی طاقت نہیں ہے کیونکہ میں اس خاندان کی نعمتیں کھا کر پلا ہوں اور دل کے تھوڑے سے تغیر پر اپنے قدیمی ولی نعمت سے بیوفائی نہیں کر سکتا۔

جو شخص ہر وقت تجھ پر بخشش کرتا ہے اگر عمر بھر میں وہ کوئی ایک آدھ ظلم بھی کر بیٹھے تو اسے معذور سمجھنا چاہئے بادشاہ کو اس کی حق شناسی کی خصلت بہت پسند آئی۔ خلعت اور نعمت اس کو عطا کی اور اس سے معافی مانگی۔ کہ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی کہ میں نے بغیر جرم کے تجھے تکلیف دی۔

اس نے کہا اے آقا! میں اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی ایسی تھی کہ اس عاجز کو بعض ناپسندیدہ واقعات پیش آئیں۔ پس ان کا تیرے ہاتھ سے پہنچنا بہتر ہے کیونکہ تو میرا قدیمی منعم اور پرانا محسن ہے۔

"دروغ مصلحت آمیزبہ از راستی فتنہ انگیز"

ایک بادشاہ نے ایک قیدی کے قتل کا حکم دیا۔ غریب قیدی یاس والم کے عالم میں بادشاہ کو گالیاں دینے لگا۔ جو آدمی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے وہ جو کچھ دل میں ہوتا ہے کہہ ڈالتا ہے۔ مصیبت کے وقت جب بھاگنے یا بچنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی تو آدمی تلوار اٹھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ جس وقت آدمی ہر طرف سے مایوس ہو جاتا ہے تو وہ زبان درازی پر اتر آتا ہے جس طرح بلی مایوس ہو جاتی ہے تو کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

بادشاہ نے پوچھا۔ یہ کیا کہتا ہے؟ ایک نیک دل وزیر نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت! یہ کہتا ہے کہ جو لوگ اپنے غصے کو دباتے اور دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے۔ بادشاہ کو رحم آیا اور اس کے خون سے درگزر کیا۔ ایک تنگ دل مصاحب نے کہا۔ آدمی کو چاہئے کہ بادشاہ کے روبرو سچ کے سوا کچھ نہ کہے۔ اسی قیدی نے بادشاہ کو گالیاں دیں اور بری بھلی باتیں کہیں ہیں۔ بادشاہ سخت ناراض ہوا اور فرمایا۔ اس کا جھوٹ مجھے تیرے سچ کی نسبت زیادہ پسند ہے۔ جس کی بات بادشاہ مانتا ہو اگر وہ نیکی کے سوا کوئی بات کہے تو بڑا غضب ہو گا۔ یہ دنیا کسی کے ساتھ نہیں جاتی انسان کو خدا سے لو لگانی چاہئے۔

اذا سمعتم رجلا زال عن جبلته فلا تصدقوہ

عرب ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے پہاڑ کی چوٹی پر اڈہ جمایا اور قافلوں کا راستہ بند کر دیا۔ ان کے ظلم و ستم سے اس علاقہ کے باشندے سخت تنگ آ گئے اور بادشاہ کی فوج بھی ان کا مقابلہ نہ کر سکی۔ ناچار ملک کے اس حصہ کے حاکموں نے ان کی بیخ کنی کا ارادہ کیا۔ کیونکہ اگر کسی پیڑ نے ابھی ابھی جڑھ پکڑی ہے تو وہ ایک آدمی کے زور لگانے سے باسانی تمام اکھڑ سکتا ہے لیکن اگر تم اسے کچھ دن اور اسی طرح رہنے دو تو پھر اسے چرخی کے ذریعہ بھی جڑھ سے نہ اکھاڑ سکو گے۔ بہتے چشمے کو لوہے کی سیخ سے بند کر سکتے ہیں۔ لیکن اسے جب وہ بڑھ جاوے تو پھر ہاتھی کے ذریعے بھی اس کو پار نہیں کر سکتے۔

ایک روز ڈاکو کسی قافلہ کو لوٹنے کے لئے گئے ہوئے تھے پیچھے میدان خالی پا کر بادشاہ کے سپاہی گھاٹی میں چھپ گئے۔ رات کو لوٹ کا مال لے کر ڈاکو واپس آئے۔ انہوں نے زرہ بکتر اتار ڈالے اور مال و اسباب ایک طرف رکھ دیا اور پڑ کر سو رہے۔ اس پر بہادر سپاہیوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ سب کی مشکیں باندھ لیں اور اگلے روز دربار میں حاضر کیا۔ بادشاہ نے سب کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔ اتفاق سے ڈاکوؤں میں ایک نوجوان بھی تھا جس نے عالم شباب میں ابھی پاؤں رکھا ہی تھا۔ ایک نیک دل وزیر نے اس نوجوان کے حق میں بادشاہ سے سفارش کی اور کہا۔ "اس لڑکے نے زندگی کے باغ سے ابھی پھل نہیں کھایا۔ حضور کے رحم و کرم اور فراخدلی سے امیدوار ہوں کہ اس کی خطا معاف فرما کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔"

بادشاہ کو یہ بات پسند نہ آئی۔ اس نے کہا جس کی فطرت بد ہے وہ نیک نہیں ہو سکتا فطری طور پر برے آدمی کو تعلیم دینا اور اس کی تربیت کرنا ایسا ہی ہے جیسے گنبد پر اخروٹ رکھنا۔ اسے قتل کر ڈالنا ہی اچھا ہے کیونکہ آگ کو بجھانا اور چنگاری کو سلگتے چھوڑ دینا اور سانپ کو مارنا اور سپولئے کو پالنا دانائی کا کام نہیں ہے۔

وزیر نے عرض کی جہاں پناہ نے جو کچھ فرمایا ہے بجا ہے۔ مگر یہ بھی لڑکا ہے اگر نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرے تو یقین ہے خود بھی نیک بن جائے گا۔ اب کے بادشاہ کے دوسرے وزراء نے بھی اس نیک دل وزیر کی تائید کی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ نے فرمایا۔ "بہت اچھا میں نے اس کی جان بخشی کی۔ گو یہ بات مجھے پسند نہیں۔" وزیر اس لڑکے کو اپنے مکان پر لے گیا اور لائق استادوں سے اسے تعلیم و تربیت دلائی۔ لڑکا پڑھ لکھ کر ہوشیار اور سلیقہ شعار بن گیا۔ وزیر اپنی کامیابی پر پھولا نہ سمایا۔ اور ایک دن اثنائے گفتگو میں بادشاہ سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔ بادشاہ نے وزیر کی باتیں سن کر فرمایا۔ "جب خصلت بری ہو تو تعلیم و تربیت بیکار ہوتی ہے۔ بھیڑیئے کا بچہ انسانوں میں پل کر بھی بھیڑیا ہی رہتا ہے۔"

بادشاہ نے جو کچھ کہا تھا وہ بالکل درست تھا۔ دو ہی سال گذرے ہوں گے کہ محلہ کے آوارہ مزاج اور بدمعاش لڑکوں نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا اور وہ نوجوان ایک روز موقع پا کر وزیر اور اس کے دونوں بیٹوں کو قتل کر کے اس کا تمام مال و اسباب لوٹ کر لے گیا اور پھر ڈاکوؤں کے گروہ میں جا ملا۔ جب بادشاہ نے یہ بات سنی تو فرمایا۔ "بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسے نیکوں کے ساتھ برائی کرنا۔"

اہم امور تجربہ کاروں کے سپرد کرنے چاہئیں

ایک سال میں بلخ کے چند شامیوں کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ راستہ میں ڈاکوؤں کا بڑا خطرہ تھا۔ ایک نوجوان بطور محافظ ہمارے ہمراہ ہو لیا۔ وہ بڑا طاقت ور ہونے کے علاوہ نیزہ باز۔ تیر انداز اور ہتھیار چلانے میں بڑا ماہر تھا۔ دس (۱۰) آدمی مل کر بھی اس کی کمان کو چلہ نہیں چڑھا سکتے تھے۔

لیکن باوجود ان تمام خوبیوں کے اس کی زندگی عیش و آرام میں بسر ہوئی تھی۔ بڑی ناز و نعمت میں اس نے پرورش پائی تھی۔ اس نے کبھی سفر نہ کیا تھا۔ جنگجو بہادروں کی للکار کبھی اس کے کان میں نہ پہنچتی تھی۔ نہ وہ کبھی دشمنوں کے ہاتھوں میں پڑا تھا۔ اور نہ کبھی اس کے چاروں طرف تیروں کی بارش ہوئی تھی۔

اتفاق سے میں اور وہ نوجوان دوڑ رہے تھے۔ جو کوئی پرانی دیوار ہمارے سامنے آتی۔ وہ اسے اپنے زور باوز سے گرا دیتا۔ اور جو بڑا درخت دیکھتا اسے اپنے پنجہ کے زور سے اکھاڑ ڈالتا۔ اور بڑے فخریہ لہجہ میں کہتا۔

"کونسا ایسا ہاتھی ہے جو پہلوانوں کے کندھوں اور بازوؤں کے زور کو دیکھ سکے۔ کون سا وہ شیر ہے جو بہادروں کے پنجہ اور کلائی سے ٹکر لے سکے۔"

ہم اسی طرح باتیں کرتے چلے جا رہے تھے کہ ایک چٹان کے پیچھے سے دو ڈاکو نکل آئے اور ہمیں مارنے کو دوڑے۔ ایک کے ہاتھ میں ایک موٹا سا لٹھ تھا۔ اور دوسرے کی بغل میں ایک گرز۔ میں نے اس نوجوان سے کہا:۔

"اس وقت تم چپ چاپ کیوں کھڑے ہو۔ اب اپنا زور اور طاقت دکھاؤ۔ دشمن خود موت کے منہ میں آیا ہے۔"

میں نے دیکھا کہ نوجوان کے ہاتھ سے کمان اور تیر گر پڑے ہیں۔ اور اس کی ہڈیاں کانپ رہی ہیں۔ ہمیں اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نظر نہ آیا۔ کہ اپنا مال و اسباب، کپڑے اور اسلحہ وغیرہ ڈاکوؤں کے حوالہ کر کے اپنی جان بچا کر بھاگ جائیں۔

اہم کام کو انجام دینے کے لئے کسی تجربہ کار آدمی کو بھیجو۔ وہ ہیبت ناک شیر ببر کو اپنی کمند میں پھنسا لے گا۔

حقیقی علم

علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ ہوتا ہے اور خشیت الٰہی پیدا ہوتی ہے۔(۔) اگر علم سے اللہ تعالیٰ کی خشیت میں ترقی نہیں ہوتی تو یاد رکھو وہ علم ترقی معرفت کا ذریعہ نہیں ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

آسٹریلیا کی حکومت نے حال ہی میں ایک رپورٹ شائع کی ہے جو طبی محکموں سے تعلق رکھتی ہے خاص طور پر ڈاکٹر صاحبان کی کارکردگی کا اس میں ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک سال میں ساڑھے چودہ ہزار افراد ڈاکٹر صاحبان کی عدم توجگی کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس رپورٹ کے شائع ہونے کے بعد وہاں کے باشندوں کا ڈاکٹروں پر سے اعتماد اٹھ رہا ہے۔ وہ ڈاکٹروں سے بالکل الگ تو نہیں ہو سکتے لیکن اگر اعتماد اٹھ جائے تو یقیناً یہ بات خاصی پریشانی کا باعث بن سکتی ہے۔ ڈاکٹروں کے پاس جانا بھی ضروری ہے اور ڈاکٹروں کے پاس اس لئے جانا بھی نہیں چاہتے کہ معلوم نہیں وہ توجہ سے علاج کریں گے یا نہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ بے اعتمادی کو اعتماد میں بدلنے کی ضرورت ہے۔

معاشرے میں ڈاکٹر کی ضرورت ہے ڈاکٹر اچھا ہو یا برا ہو اس کی طرف انسان بیماری کی حالت میں دوڑ پڑتا ہے اور اس سے بڑی امیدیں لگاتا ہے امیدیں لگانا تو خیر دنیاوی سی چیز ہے لیکن دوڑنا تو ضرور ہے۔ علاج کرواتا ہے۔ بعض وقت مریض خود یہ بات سمجھ جاتا ہے کہ ڈاکٹر اس کی طرف پوری توجہ نہیں دے رہا۔ بعض ڈاکٹروں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ مریض کو دیکھتے ہیں نسخہ لکھ دیتے ہیں لیکن اس سے یا اس کے تیمارداروں سے بات ہی نہیں کرتے۔ اور یہ بات نہ کرنا ان کے لئے بے اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ تیماردار اور مریض دونوں سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں ڈاکٹر نے اچھی طرح سے دیکھا بھی ہے یا نہیں۔ لیکن اگر ڈاکٹر مریض کے پاس جا کر اس سے باتیں کرے اس کا حال پوچھے اس کی بیماری کے متعلق اسے کچھ بتائے تیمارداروں کو کچھ ہدایات دے۔ تو یہ ساری باتیں اتنی ہی اہم ہیں جتنا کہ اس مریض کا علاج۔

اس کے علاوہ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ساڑھے تین ہزار افراد ہر سال اپنی غفلت کی وجہ سے لقمہ اجل بن جاتے ہیں۔ بیمار ہوتے ہیں بیماری کی پرواہ نہیں کرتے۔ علاج کو زیادہ ضروری نہیں سمجھتے اور آہستہ آہستہ ان کی بیماری بڑھتی چلی جاتی ہے اور بیماری کی بڑھنے کی ایک سٹیج ایسی آجاتی ہے کہ پھر علاج ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی لئے بڑے بڑے ڈاکٹر کہتے ہیں کہ قبرستان دراصل ہم سے آباد ہیں۔ کیونکہ ہمارے پاس مریض آتا ہی ایسے وقت میں ہے جب وہ تقریباً لاعلاج ہو چکا ہوتا ہے ہم اس کا کچھ کر نہیں سکتے۔ اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ اگر بیماری کے آغاز ہی میں ہمارے پاس آجائے تو ہو سکتا ہے اس کا علاج ہو جائے اور وہ ٹھیک ہو جائے۔ پس اپنی غفلت سے بھی مرنے والوں کی تعداد کم از کم تین ہزار پائی گئی ہے۔

آسٹریلیا نے یہ رپورٹ اس لئے شائع کی ہے کہ ڈاکٹروں کو بھی احساس پیدا ہو اور عوام الناس بھی کوشش کریں کہ وہ ڈاکٹروں سے بات چیت کر کے انہیں توجہ دلائیں کہ مریض کا علاج ان کی ذمہ داری ہے اور جتنا اچھی طرح وہ علاج کریں گے اتنا ہی وہ اپنی ذمہ داری کو بہتر طریق پر نبھائیں گے۔ ویسے تو کوئی بھی شخص ہو اس کا پیشہ کوئی بھی ہو۔ اس پیشے میں کالی بھیڑیں ضرور ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر ہے تو علاج نہیں کرتا۔ استاد ہے تو پڑھاتا نہیں۔ وکیل ہے تو عدالت میں حاضر نہیں ہوتا۔ اور انجینئر ہے تو عمارات کی پوری طرح دیکھ بھال نہیں کرتا۔ یہ ہیں کالی بھیڑیں۔ پس ہم سب کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ کالی بھیڑیں بھی سفید بھیڑیں بن جائیں۔ ان سے بات کی جائے انہیں سمجھایا جائے ان کو اس بات پر مائل کیا جائے کہ ذمہ داری کا نبھانا مذہبی فریضہ ہے۔ اگر ایسا ہو سکے تو یقیناً انسانیت کی بہتر خدمت کی جا سکتی ہے۔

محمد محمود طاہر- ایم اے (ابلاغیات)

تصاویر بنوانے کی اہمیت اور ان کی حفاظت

تصویر کے ساتھ انسان کا تعلق بہت پرانا ہے۔ ہزاروں سال پرانی لکڑی اور پتھروں پر تراشیدہ تصاویر اور مجسمے انسان کے انس، لگاؤ اور ان کے ساتھ دلچسپی پر گواہ ہیں۔ مختلف ادوار میں اس فن نے ترقی کی منازل طے کیں اور رفتہ رفتہ خوبصورت اور بامعنی پینٹنگز کی شکل میں ہمارے سامنے آیا۔ جو کہ ابلاغ کا ایک ذریعہ بھی تھیں۔ لیکن کیمرہ کی ایجاد نے تصویر کشی کے فن میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا جس سے ہو بہو حقائق تصویری شکل میں ہمارے سامنے آنا شروع ہو گئے۔

تصویر کشی کس قدر اہمیت کی حامل ہے اس سے آپ بھی آگاہ ہیں۔ سائنس کی ترقی میں تصویر نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ تصویر کے ذریعہ سے ہم علم حاصل کرتے ہیں جمادات کا، نباتات کا اور حیوانات کا اس کے علاوہ اکثر عمرانی و سائنسی علوم میں تصویر ایک اہم اور منفرد مقام رکھتی ہے۔

آجکل اخبارات و رسائل میں تصاویر کی اشاعت بہت عام ہے جو اپنے اندر فی ذاتہ کئی خبریں لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ ان تصاویر کے لئے خبریں لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ وہ منہ بولتی خبر ہوتی ہیں۔ کئی واقعات کا مشاہدہ ہم صرف ایک تصویر سے کر سکتے ہیں۔ کہتے ہیں وہ بات جو ہم ایک ہزار الفاظ میں ادا نہیں کر پاتے وہ ایک تصویر سے ادا ہو جاتی ہے۔ دنیا کے مختلف مقامات، شخصیات، اشیاء سے تعارف ہم تصاویر کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں اور تصویر کشی نے اس طرح فاصلے کم کر دیئے ہیں کہ دوسرے براعظم کی تصاویر سے ایک اور براعظم معلومات حاصل کر کے مستفید ہوتا ہے۔

آج کے دور میں تقریباً ہر محفل، تقریب، تفریح کے مواقع اور دیگر کئی محل مواقع پر تصویر کھینچنے کا رواج ضرورت بن گیا ہے۔ یا محض رواجاً تصویر کشی ہوتی ہے۔ تاکہ اس تقریب یا محفل کو تصویری صورت میں محفوظ کر لیا جائے۔

اب یہ شوق یا ضرورت لوگوں کی مالی پہنچ سے بہت زیادہ دور نہیں ہے۔ جہاں اس قدر مہنگائی دوسری اشیاء صرف میں ہو چکی ہے تصویر کی صنعت میں مہنگائی ٹیکنالوجی کی عام فراہمی کی وجہ سے بہت کم ہوئی ہے۔ پچھلے دس سالوں میں جہاں اکثر اشیاء کی قیمتیں دو یا تین گنا ہوئی ہیں وہاں تصویر کی پرنٹنگ وغیرہ میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اس لئے اس زاویہ نگاہ سے بھی تصویر کشی کا رواج عام ہو گیا ہے۔

تصاویر بنوانے کا رواج فطری ہے۔ ہم شادی کی تقاریب میں شمولیت کرتے ہیں، اور سماجی محفلوں میں یا تفریحی مقامات میں جاتے ہیں تو یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان مواقع کو تصویر کی شکل میں محفوظ کر لیا جائے۔ اگر مواقع اہم ہیں تو ان کو محفوظ کرنا بھی چاہئے تاکہ یہ تمام اہم لمحات محفوظ ہو جائیں۔ اور آئندہ مختلف صورتوں میں یہ تصاویر حوالہ کا کام دیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مثلاً شادی کی تقریب دولہا دلہن کے لئے ایک یادگار لمحہ ہوتا ہے جب وہ ازدواجی بندھن میں منسلک ہوتے ہیں اس موقع کو محفوظ کر کے آپ آئندہ نسلوں کے لئے ریکارڈ کا سامان بناتے ہیں۔ اگر کسی طالب علم کھلاڑی یا ہنرمند کو اعلیٰ کارکردگی اور کامیابی پر کوئی میڈل یا انعام دیا جا رہا ہے تو وہ اس موقع کو تصویری شکل میں محفوظ کرنے کا ضرور سوچے گا۔ تا یہ تقریب جو کہ اس کے اعزاز میں ہے محفوظ ہو جائے اور آئندہ نسلوں اور مختلف حوالوں کے لئے یہ تصویر کام آ سکے۔ پس تصاویر کی ضرورت، افادیت اور اہمیت سب پر عیاں ہے۔

اب چند باتیں تصاویر کی تاریخی اہمیت اور ان کی حفاظت کے بارہ میں لکھنا چاہتا ہوں۔ تصویر کشی کی اہمیت، افادیت اور ضرورت سے تو سبھی آگاہ ہیں تو کیا ہم تصاویر بنوانے کے بعد ان تصاویر کی اہمیت کو محسوس کرتے ہیں جو کئی تعداد میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ کیا ہم ان کی حفاظت کے لئے اقدامات کر رہے ہیں تا حقیقت میں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں چند گزارشات ہدیہ قارئین ہیں۔

مختلف تقریبات خواہ شادی کی ہوں یا سماجی و مذہبی نوعیت کی یا پھر سیر و تفریح کے مواقع ہوں۔ ان مواقع پر اکثر لوگ بہت زیادہ تعداد میں تصاویر بنوانے کا شوق رکھتے ہیں۔ مثلاً سیر کے لئے کسی وادی میں چلے گئے ہیں تو ہر جگہ اگر کہیں زیادہ درخت نظر آئے۔ گلیشیئر یا صرف برف کے تودے کے ساتھ' یا محض سبزہ دیکھ کر جو بہرحال قدرت کا حسن ہیں ان سے انکار نہیں۔ ان جگہوں پر تصاویر اتارنی شروع کر دیتے ہیں جو تعداد میں بہت زیادہ ہو جاتی ہیں جن پر اخراجات بھی آتے ہیں اور کئی البم بھر جاتے ہیں اس سے تصاویر کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ ان کی غیر ضروریت کا احساس بڑھنے لگتا ہے۔ کیونکہ ایک ہی طرح کی کئی تصاویر ہماری البم میں دکھائی دیتی ہیں۔ اس لئے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ تصاویر کم بنوائی جائیں لیکن اچھی اتاری جائیں جو منظر کے لحاظ سے بھی اعلیٰ ہوں اور تاریخی پس منظر کے لحاظ سے بھی اہمیت والی ہوں۔

تصاویر کے حصول کے کچھ عرصہ بعد عموماً ان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا ہے اس سے بھی ہم سب آگاہ ہیں۔ کتنے ہم میں سے ہیں جو ان کو ترتیب کے ساتھ رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس لئے اس بات کی طرف خیال کرنا چاہئے کہ تصاویر بنوانے کے بعد ان کی مناسب حفاظت کا خیال کیا جائے۔ البم آسانی کے ساتھ ہر قسم کی قیمت کے مل جاتے ہیں ان میں تصاویر کو رکھا جائے اور البم کے باہر تقریب اور موقع کا نام لکھ دیا جائے تا ضرورت پڑنے پر حصول میں دشواری پیش نہ آئے۔

تصاویر کی تاریخی اہمیت بڑھانے کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ تصاویر کا تاریخی ریکارڈ رکھا جائے۔ ان میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ اس تصویر کے بنائے جانے کا سن مہینہ اور تاریخ ضرور لکھی جائے یہ معلومات تصویر کی پشت پر تحریر کر دی جائیں تو محفوظ رہیں گی۔ اس کے علاوہ پشت پر ہی مقام لکھ دیا جائے کہ یہ تصویر کہاں بنائی گئی اور یہ کہ موقع کونسا تھا۔ تصویر میں اگر آپ کے علاوہ اور لوگ بھی شامل ہیں تو ضروری ہے کہ ان تمام افراد کے نام ترتیب سے تحریر کر دیئے جائیں۔ اس طرح اس تصویر کی تاریخی اہمیت بڑھ جائے گی اور اس بات کا احساس آپ کو دس پندرہ سال کے بعد ہو گا جب بعض لوگ موجود نہ ہوں گے یا اس تصویر کی سماجی، مذہبی یا تاریخی اہمیت بڑھ چکی ہو گی۔ تب آپ تصویر بنوانے کی اصل اہمیت اور ضرورت کو محسوس کریں گے۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

سری لنکا میں خانہ جنگی

سری لنکا میں تامل ٹائیگرز کے خلاف حکومت کی مہم زور پکڑ رہی ہے۔ اس حکومت نے ماضی قریب میں اقتدار سنبھالنے کے بعد تاملوں کی حمایت حاصل کر لی تھی اور جنگ رک گئی تھی امن بات چیت شروع ہو گئی تھی۔ کئی سالوں سے تامل باغیوں کے قبضے میں موجود علاقوں میں آمد و رفت بھی شروع ہو گئی۔ لیکن پھر اچانک سب کچھ درہم برہم ہو گیا۔ تامل ٹائیگرز پھر مشتعل ہو گئے اور یہ خوبصورت جزیرہ جو اپنے حسین قدرتی مناظر کی وجہ سے علاقے بھر میں مشہور ہے ایک دفعہ پھر آتش و آہن کی جھنکار سے گونجنے لگا۔ تامل باغیوں نے ایک گاؤں میں قتل عام کیا۔ وہاں سے بات بگڑ گئی۔ سارے امن منصوبے رک گئے۔ حکومت نے بھی گویا تہیہ کر لیا ہے کہ اب پوری طاقت سے حملہ کریں گے اور بھرپور کاری ضرب لگائیں گے۔ چنانچہ گڑبڑ کے اصل مرکز جافنا اور اس کے گرد و نواح میں تامل باغیوں کے خلاف زوردار مہم شروع کی گئی ہے۔ تامل ٹائیگرز جو قریباً گیارہ سال سے خانہ جنگی میں مصروف ہیں اور جن کو نت نئے ہتھیاروں اور طریق جنگ کا تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔ وہ بھی جواباً پوری تیاری کے ساتھ حملہ آور ہیں۔ ماضی میں ایک بار تاملوں نے صورت حال اتنی خراب کر دی تھی کہ بھارتی فوج کو مدد کے لئے بلانا پڑ گیا تھا۔ سابق وزیراعظم راجیو گاندھی نے دعویٰ کیا تھا کہ انہوں نے سری لنکا کو دو ٹکڑے ہونے سے بچا لیا ہے۔

تازہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ سری لنکا میں تامل باغیوں نے فوج پر حملوں کے دوران زہریلی گیس کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ اس کا انکشاف گزشتہ روز اس وقت ہوا جب تامل باغیوں نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کیا۔ حملے کے بعد وہاں چند لوگوں کو سانس لینے میں دشواری پیش آنے لگی۔ فوجی ترجمان نے کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تامل باغی اب زہریلی گیس کا استعمال کر رہے ہیں۔

OOO

چینی پر ڈیوٹی کا خاتمہ

بتایا گیا ہے کہ اکنامک کو آرڈی نیشن کمیٹی نے گزشتہ سوموار کے روز بتایا کہ چینی کی درآمد پر جو دس فی صد ڈیوٹی لگائی گئی تھی اسے واپس لے لیا ہے۔ تاکہ چینی کی قیمت نہ بڑھے۔ اکنامک کو آرڈی نیشن کمیٹی نے سوموار کے روز وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو سے ایک میٹنگ کی جس میں محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ دالیں بھی ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان درآمد کرے تاکہ قیمتوں میں استحکام پیدا ہو سکے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اس کمیٹی نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ گندم کی پیداوار میں ۷ فی صد اضافہ ہوا ہے۔ گویا کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال ۷ فی صد گندم زیادہ پیدا ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود ۱.۲ ملین ٹن گندم باہر سے منگوانی پڑے گی تاکہ ملک کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

OOO

چیچن روس معاہدہ

کئی مہینوں تک چیچن لوگوں پر روسی فوجوں کے حملوں کے باوجود اور یہ خبریں دنیا کو مہیا کرنے کے باوجود کہ چیچن ختم ہو گئے ہیں۔ اب روس اور چیچن کے درمیان امن کا معاہدہ طے پانے کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔ روس میں چیچن کے خلاف جنگ لڑنے کے خلاف بددلی پیدا ہو گئی تھی۔ پارلیمنٹ اور حکومت کے آپس میں اختلاف بھی پیدا ہو گئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ چیچن کے ساتھ گفت و شنید ہونی چاہئے۔ اسلحہ کے زور پر انہیں دبایا نہیں جا سکتا۔ اب چیچن کہہ رہے ہیں کہ روسی کسی نہ کسی بہانے سے معاہدے کو موخر کرتے چلے رہے ہیں۔

OOO

ماحولیات اور ایشیا

ماحولیات اور ایشیا میں زندگی کے مختلف پہلوؤں میں فروغ کے سلسلے میں بنکاک میں ۲۲۔ نومبر سے ۲۸۔ نومبر تک ایک وزارتی کانفرنس کا انعقاد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کانفرنس کے دوران علاقے میں ماحولیات پر غور کیا جائے گا اور اس بات پر بھی کہ کس کس علاقے میں کس کس حد تک ترقی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسی کانفرنسیں علاقے کے لئے ہمیشہ مفید ثابت ہوئی ہیں اس لئے کہ نئے سے نئے خیالات سامنے آتے ہیں اور ممالک ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ خود اگر پیچھے رہ گئے ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کانفرنس میں بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔ اور یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔

OOO

افغانستان میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کا دورہ

محمود مستیری جو اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے کی حیثیت سے افغانستان میں صلح اور استحکام پیدا کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں گزشتہ روز جنوبی قندھار کے صوبہ میں افغان طالبان سے ملاقات کے لئے گئے۔ ان کی خواہش ہے کہ طالبان اور حکومت کے درمیان صلح ہو جائے اور یہ جو بار بار جنگ چھڑ جانا شروع ہو گیا ہے اسے ختم کیا جائے۔ محمود مستیری کچھ عرصہ سے افغانستان اور پاکستان کے آرپار آتے جاتے رہے ہیں اس دوران وہ افغان صدر برہان الدین ربانی سے کابل میں ملاقاتیں کرتے رہے ہیں اور پاکستان میں بھی حکومتی عہدے داروں سے گفت و شنید کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اس وقت افغانستان میں جنرل عبدالرشید دوستم جن کی ربانی سے ڈائرکٹ لڑائی ہے اس کے ساتھ بھی ملاقات کا پروگرام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس بات سے پریشان ہے کہ افغانیوں نے روسیوں سے تو چھٹکارا حاصل کر لیا لیکن اس چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے جو کوششیں کی گئی تھیں۔ اس نے انہیں مختلف دھڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ جب تک یہ تمام دھڑے مل کر حکومت نہ بنائیں اس وقت تک کوئی حکومت مستحکم نہیں ہو سکتی۔ محمود مستیری کا یہی کام ہے کہ وہ مختلف دھڑوں کو ایک دوسرے کے قریب لائیں اور اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ افغانستان میں استحکام کے لئے مل جل کر کام کریں۔

OOO

جمہوریہ ازبکستان

ازبکستان کا کل رقبہ ۴۰۰، ۴۷، ۴ مربع کلومیٹر ہے اور آبادی ۱۹۹۰۶۰۰۰ ہے ایک سو سے زیادہ قومیتوں کے لوگ اس میں آباد ہیں ازبک مسلمانوں کا تناسب ۸۰ فیصد ہے تاشقند (Tashkent) اس کا دارالسلطنت ہے سمرقند اس جمہوریہ کا دوسرا بڑا شہر ہے بخارا، فرغانہ، فیشادریہ اور سورخان اس جمہوریہ کے چند صوبے ہیں۔

اس علاقے نے بڑے بڑے ناموروں کو پیدا کیا ہے جن میں محدث۔ فقیہہ۔ فلسفی۔ ریاضی دان۔ اطباء اور ماہرین علم نجوم شامل ہیں۔ ازبکستان میں روس کی ۶۰ فیصد کپاس پیدا ہوتی ہے بخارا اعلیٰ درجہ کے قالین تیار کرنے کا مرکز ہے جبکہ خیوہ اون اور بھیڑ بکریوں کے لئے مشہور ہے نہری نظام کی وجہ سے باغات کی بھی کثرت ہے جن میں سیب کی ۲۴۰ اور آڑو کی ۳۰۰ اقسام کاشت ہوتی ہیں۔ آب وہوا زیادہ تر خشک ہے گرمی مئی تا اکتوبر اور سردیوں میں درجہ حرارت منفی بھی ہو جاتا ہے چھوٹے موٹے بے شمار دریا اور کئی گلیشیر بھی ہیں۔ قدرتی گیس بھی نکالی جا رہی ہے تھرمل بجلی گھر اب ۴۰۰ بن گئے ہیں۔

اسلام کی کرنیں یہاں اموی دور میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں آٹھویں صدی میں پھوٹیں۔ مشہور مسلم سپہ سالار قتیبہ بن مسلم باہلی نے ۷۰۶ عیسوی میں ۹ سال کی مسلسل معرکہ آرائی کے بعد اس علاقہ کو خلافت اسلامیہ کا ایک حصہ بنایا تھا۔ اس فتح کے بعد یہاں کی سرکاری زبان عربی قرار دی گئی۔ اس کے بعد بارہ سو سال تک یہ علاقہ سلطنت اسلامیہ کا اٹوٹ حصہ رہا، بخارا، خیوہ، اوزق اور خوقند (قند) کے صوبے اس علاقہ میں قائم ہوئے سمرقند میں الغ بیگ کی رصد گاہ، فقہ العرایہ، جامع مسجد بی بی خانم، قاسم بن عباس کا مقبرہ شان زندہ (شاہ زندہ) مدرسہ ریگستان قابل دید مقامات آج بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

انیسویں صدی میں روسی زاروں نے ان علاقوں کو فتح کر لیا اور ۱۹۱۷ء میں میں جب زار کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو مسلمانوں نے سمرقند، خوقند اور بخارا میں آزاد ریاستیں قائم کر لیں جو کمیونسٹوں سے آئندہ پانچ برس تک برسرپیکار رہیں۔

۱۹۲۲ء میں سمرقند میں ایک کل ترکستان اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اتفاق رائے سے ترکستان کو آزاد ریاست قرار دیا گیا۔ لیکن سوشلسٹوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ کیمونسٹوں کی سرخ فوج نے ایم فیروز کی سرکردگی میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کا آغاز کر دیا اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ مہم بھی شروع ہو گئی۔ علماء کو سب سے پہلے نشانہ بنایا گیا جو روحانی سلسلہ نقشبندیہ کے پیروکار تھے انہوں نے اشتراکی نظام کے قیام کی بڑی شدت سے مخالفت کی تھی لیکن اس قسم کے روحانی سلسلے جبرو استحصال سے نہیں دبا کرتے کسی نہ کسی صورت اور رنگ میں وہ موجود رہتے ہیں مساجد پر تالے لگا کر اور مذہب کے خلاف پرچار کی حوصلہ افزائی کر کے اگر اشتراکی یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ انہوں نے ان کے روح و قلب سے اپنے عقیدہ سے نسبت کو ختم کر دیا ہے تو یہ ان کی بہت بڑی خام خیالی تھی۔ اسلامی عقائد وسطی ایشیا کے مسلمانوں کے طرز معاشرت، بودوباش، کھانے پینے شادی بیاہ اور تہواروں کی صورت میں بہرحال موجود رہے وسطی ایشیا سے آمدہ تازہ اطلاعات کے مطابق لوگوں نے شکستہ مساجد کی مرمت اور نئی مساجد کی تعمیر شروع کر دی ہے بالفاظ دیگر احیائے دین کی تحریک از سر نو پورے جوش و جذبہ سے ابھر آئی ہے۔

(وسط ایشیا کی نو آزاد مسلم ریاستیں از کرامت علی خان صفحہ ۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

بدی بہت زیادہ ہوتی ہے۔
۱۲۔ ناشکری۔ اس سے دل میں کسی کے احسان کی قدر نہ ہونا مراد ہے۔
۱۳۔ بے استقلالی۔ ایک کام اختیار کرنا اور بغیر سرانجام دئے چھوڑ دینا بے استقلالی ہے۔
۱۴۔ سستی۔ اس کی وجہ سے انسان کام بھی نہیں کرتا۔
۱۵۔ غفلت
۱۶۔ حق کا انکار
۱۷۔ حق کے اقرار کی جرأت کا فقدان۔
۱۸۔ ناجائز نزاکت یعنی وہ وجود جنہیں نزاکت نہ کرنی چاہئے وہ کریں۔ یا کوئی اس حد تک نزاکت کرے کہ عمل سے ناکارہ ہو جائے۔
۱۹۔ جہالت یعنی علم حاصل نہ کرنا۔
۲۰۔ حرص۔ اس میں مبتلا ہونا بھی برائی ہے۔
۲۱۔ ریاء۔ یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے کام کرنا۔
۲۲۔ بدخواہی۔ دل میں دوسرے کے نقصان کی خواہش رکھنا۔
۲۳۔ ہمت ہار بیٹھنا۔ ذرا مشکل کا سامنا ہوا اور کام چھوڑ دیا۔ یہ بھی خاص طور پر امراء کی بدی ہے۔
۲۴۔ بدی سے محبت۔ یعنی بدی کو دیکھ کر برا نہ منانا بھی گناہ ہے۔
۲۵۔ ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے۔ اس میں شراب' افیون' بھنگ' نسوار' چائے' حقہ' سب چیزیں شامل ہیں بعض چیزیں ایسی ہیں جو غذا کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں جیسے چائے ہے۔ اگر اس کی ایسی عادت ہو کہ چھوڑنے پر سخت صحت پر اثر پڑے تو اس کا استعمال بھی برائی ہے۔ ہو سکتا ہے ایک وقت یہ ضرورت پیش آئے کہ انسان دور دراز دیہاتوں میں دعوت الی اللہ کے لئے جائے اس وقت وہ ساوار اٹھالے جائے اور چائے کا انتظام کرنا چاہے تو یہ ایسا بوجھ ہو گا جس کی وجہ سے وہ بہت مشکلات میں مبتلا ہو گا۔

البم پر آپ زیادہ تفصیل نہیں لکھ سکتے اس لئے سب سے محفوظ طریقہ یہی ہے کہ تصویر کی پشت پر ضروری معلومات تحریر کردی جائیں۔
تصویر کی پشت پر تاریخی ریکارڈ تحریر کرنے کا سب سے اہم وقت کون سا ہے؟ اس کا جواب بڑا واضح ہے کہ جب تصویر پرنٹ ہو کر آپ کے پاس آئے تو اس وقت آپ اس تصویر کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی پشت پر ضروری معلومات تحریر کردیں اس طرح ہی وہ ریکارڈ محفوظ رہ سکے گا بعد میں اول اس طرف خیال کم جاتا ہے۔ دوم بعض معلومات آپ بھول بھی سکتے ہیں اس لئے حصول تصویر کے بعد ہی اس کا تاریخی ریکارڈ محفوظ کرنے کا وقت ہے۔
تصاویر کی حفاظت اور اہمیت کے بارہ میں چند گزارشات قارئین کی خدمت میں اس لئے بھی تحریر کی ہیں کہ ہم احمدیت کے اس دور سے گزر رہے ہیں جو عالمی ترقیات کے ابتدائی دور کا سا ہے۔ وسعت اور پھیلاؤ کی شاہراہ پر ہم خدا کے فضل سے گامزن ہیں' اس لئے آپ کی تصاویر تاریخی اہمیت رکھتی ہیں۔ آئندہ مختلف اقوام اور ممالک کے مورخین تاریخ لکھتے وقت ان تصاویر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور تاریخ مرتب کرنے میں یقیناً وہ تصاویر ہی مدد دے سکتی ہیں جو تاریخی اہمیت کی حامل ہوں اور ان کا ریکارڈ درست ہو۔ اس لئے یہ ہماری ایک طرح ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی تاریخ کو خود بھی مرتب کرتے رہیں تا آئندہ نسلیں ہمارے دور کے بارہ میں مشکلات سے دوچار نہ ہوں بلکہ انہیں درست اور تاریخی حقائق معلوم کرنے میں آسانی ہوں۔ اس لئے اپنی تصاویر کی حفاظت کریں اور ان کی تاریخی اہمیت کو بڑھائیں کیونکہ یہ ریکارڈ آئندہ کام آئے گا۔

بقیہ صفحہ 1

خدا کے لاکھوں کروڑوں بندے ہیں خدا کے لئے محبت کرنے والوں کا فرض ہے کہ سب سے محبت کریں۔
جیسا کہ میں نے بتایا ہے خدا کے بندے بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو خدا تعالیٰ چن لیتا ہے اور ایک عام بندے ہوتے ہیں۔ اپنے رسولوں کو اس نے آپ چن لیا۔ اولیاء و مجددین کو چن لیا۔ اس لئے جن لوگوں کو اپنے بندوں میں سے خدا تعالیٰ نے چن لیا ہے ان سے محبت کے ساتھ ان کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جو اس کے عام بندے ہیں گو ان کی اطاعت کرنی ضروری نہیں لیکن ان سے محبت اور نیک سلوک اور ہمدردی لازمی ہے۔
پس جو خدا کے لئے محبت ہو گی وہ سب کے ساتھ ہو گی۔ (از خطبہ یکم دسمبر 1922ء)

بقیہ صفحہ 5

تصویر کی تاریخی اہمیت کو بڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ جو معلومات تصویر کے بارہ میں تحریر کرنے کے لئے میں نے بیان کی ہیں ان کو تصویر کی پشت پر لکھا جائے۔ بعض لوگوں کا یہ طریقہ کار ہے کہ وہ البم میں تصویر کے بارہ میں تحریر کرلیتے ہیں۔ اگر البم محفوظ ہاتھوں میں ہے تب تو یہ طریقہ بھی درست ہے لیکن البم بعض اوقات بچوں کے ہاتھ میں بھی آتی ہے اور چھوٹے بچے بڑے شوق سے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کی تصاویر دیکھتے ہیں اور انہیں تصاویر کو اپنے ہاتھ میں لینے کا شوق بھی ہوتا ہے اس لئے وہ تصاویر اکھاڑ سکتے ہیں اس طرح البم پر لکھی ہوئی تحریر غیر محفوظ ہو جائے گی۔ ویسے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 29 جولائی-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ دریائے چناب اور جہلم میں خطرناک سیلاب سے زبردست تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کئی مقامات پر فوج طلب کر لی گئی ہے۔ جہلم اور نیلم کے کنارے بستیاں خالی کر لی گئیں۔ ضلع گجرات کے متعدد دیہات میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا۔ سیالکوٹ نارووال اور سیالکوٹ وزیر آباد سیکشن پر ریل گاڑیوں کی آمدورفت معطل ہو گئی۔ پسرور شہر میں پانی داخل ہو گیا ہے۔ پنڈ دادن خاں میں ریلوے کا نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ بے شمار مکانات منہدم ہو گئے۔

○ دریائے چناب سے ۵ لاکھ کیوسک کا ریلا گزرنے والا ہے جس سے شدید تباہی کا خطرہ ہے۔ بارشوں کا سلسلہ مختلف مقامات پر ابھی تک جاری ہے۔ راوی میں ایک لاکھ کیوسک پانی گزر رہا ہے۔

○ ضلع سیالکوٹ میں ریکارڈ توڑ سیلاب سے شدید نقصان ہوا ہے۔ نالہ پلکھو کا پانی وزیر آباد شہر میں داخل ہو گیا۔ فوج کو طلب کر لیا گیا ہے۔ جہلم' دھریالہ' منڈی بہاؤالدین' کھاریاں' اجنیانوالہ' سرگودھا' خوشاب' بھلوال' نارنگ' بدوملہی' بھکر اور ملکوال کے علاقوں میں ملحقہ دیہات میں تباہی مچ گئی ہے۔ اسلام آباد میں بھی بارش سے نظام زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔

○ صوبہ سندھ میں سیلاب سے سینکڑوں دیہات تباہ ہو چکے ہیں۔ صرف دادو ضلع میں ۳۰۰ افراد ہلاک ہوئے۔ یہاں پر درجنوں نامعلوم ڈوبنے والوں کو کفن کے بغیر دفنا دیا گیا۔ سکھر اور جوہی کے علاقے بدستور ڈوبے ہوئے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے حکومت برطانیہ سے واضح طور پر مطالبہ کیا ہے کہ وہ الطاف حسین کو ہمارے حوالے کر دے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ الطاف کو اپنی سرزمین استعمال کرنے سے روکے الطاف حسین لندن میں بیٹھ کر ہڑتال کی کال دے کر ایک دن میں ۳۰ افراد مروا دیتے ہیں تو برطانوی حکومت کی اخلاقی ذمہ داری ہے کہ وہ الطاف کو ایسا نہ کرنے دے۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میری زندگی کو ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ مجھے راستہ سے ہٹانے والے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ اس طرح پاکستان کو دہشت گردی کی جنت بنا دیں گے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر میں جو کچھ کر رہی ہوں وہ درست ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۹۸ء ابھی دور ہے۔ تاہم مجھے دوبارہ آنے سے آسانی سے نہیں روکا جا سکے گا ہم اپنی مدت بھی پوری کریں گے اور آئندہ الیکشن (۱۹۹۸ء) بھی جیتیں گے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے الطاف گروپ کو نہیں بلکہ بم نصب کرنے والوں کو بزدل اور چوہے کہا تھا۔

○ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ امریکہ کی حکومت کو یقین ہے کہ ایران کے ایٹمی پروگرام میں بے نظیر حکومت کو کوئی دلچسپی نہیں۔ ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ موجودہ حکومت کے آنے سے پہلے ایران کے ساتھ جوہری تعاون میں دلچسپی رکھتے تھے۔ امریکی ترجمان نے کہا کہ ہمیں ایران کے ساتھ پاکستان کے کسی جوہری تعاون کا علم نہیں ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سینکڑوں دیہات ڈوب گئے۔ ۲۰ افراد کی ہلاکت کی خبر ملی ہے۔ تمام سکول اور کالج تین روز کے لئے بند کر دیئے گئے ہیں۔ جموں سری نگر شاہراہ پر ٹریفک معطل ہو گئی ہے۔ کئی علاقوں سے رابطہ ختم ہو گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کو الطاف گروپ نہ لکھنے اور مذاکرات سیاسی مسائل اور قیام امن کے لئے ہونے کی یقین دہانی نہ کرائی گئی تو مذاکرات کلی طور پر معطل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنرل عبدالوحید کو ثالث کی بجائے مصالحت کنندہ تسلیم کرنے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہفتے میں دو دن کی ہڑتال دوبارہ شروع کرنے کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بیانات کی جو وضاحتیں مانگی جا رہی ہیں وہ مذاکراتی ٹیم کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔

○ لاہور میں بھی بارش نے ریکارڈ توڑ دیئے۔ لوگ محفوظ مقامات کی طرف نقل مکانی کرنے لگے ہیں۔ پورا شمالی لاہور ہولناک سیلاب کی زد میں آگیا ہے۔ مصری شاہ عزیز روڈ پر تین تین فٹ پانی کھڑا ہے۔ آزادی چوک شاہراہ قائداعظم اور دیگر سڑکوں پر ٹریفک کئی کئی گھنٹے جام رہی۔

○ وفاقی وزیر بجلی و پانی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ میرا بیٹا بلال کھر ایم پی اے کرپشن نہ کرے۔ انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ میں آخری عمر میں اپنے اوپر داغ نہیں لگنے دوں گا۔ دوسرے سیاستدانوں کی طرح بیٹے کو تحفظ دینے کی بجائے اسے ایکسپوز کر رہا ہوں۔ میرے علم میں آیا ہے کہ بلال نے لوگوں سے لاکھ دو لاکھ مانگے اگر یہ بات ثابت ہو گئی تو اس سے استعفیٰ لے کر ضمنی انتخابات کراؤں گا۔ میرے خاندان کو یہ اعزاز حاصل ہوا ہے کہ اس کے پانچ ممبر ارکان اسمبلی منتخب ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں میرے ہاتھ صاف ہیں۔ بلال سے مجھے بہت مایوسی ہوئی۔ وفاقی وزیر پریس کانفرنس میں رو پڑے۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی نے انکشاف کیا ہے کہ فاٹا اور بلوچستان کو دو۔ ارب ۳۰ کروڑ روپے کی بجلی مفت دی جاتی ہے۔

○ وفاقی وزیر بجلی و پانی ملک غلام مصطفیٰ کھر نے قرطبہ گرڈ سٹیشن میں آتشزدگی کی رپورٹ ملنے پر جنرل مینجر کو ریٹائر' ایک انجینئر کو برطرف' دوسرے کی تنزلی کر دی ہے۔ دیگر افسروں کے خلاف بھی ۲۴ گھنٹے میں کارروائی کا حکم دیا ہے۔

○ افغانستان سے پاکستانی علاقے پر میزائیلوں سے حملہ کیا گیا جس سے ۳ افراد ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔

○ امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ مسلم لیگ (ن) سے نہیں ہمارا حکومت سے ٹکرانے کا موڈ ہے۔

ضروری اعلان

○ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی رخصت کے ایام میں انتظام کیا گیا ہے کہ مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک ایف آر سی ایس (Edin) ایف آر سی ایس، آئرلینڈ) ایک ہفتہ کے لئے 28 جولائی سے 3 اگست تک روزانہ بعد از عصر ساڑھے پانچ بجے سے 7 بجے تک OPD میں (فضل عمر ہسپتال ربوہ) مریض دیکھیں گے اور صبح اپریشن کیا کریں گے۔ یہ ORTHOPAEDIC پلاسٹک سرجری اور امراض گردہ وغیرہ کے ماہر ہیں۔ ضرورتمند احباب ان کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

ٹیمیں چکر لگا کر جملہ انتظامات کی تسلی حاصل کر رہی تھیں۔

جلسہ کی کارروائی شروع ہونے کے بعد بیوت الذکر اور ڈش انٹینا کے مراکز احمدی مرد و زن سے بھر کر چھلکنے لگے۔ کئی جگہوں پر جگہ کی تنگی کا احساس نمایاں تھا۔ متعدد بیوت الذکر اور ڈش انٹینا کے مراکز میں جلسہ کی خوشی میں مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

حضرت صاحب کے خطاب کے اختتام پر بیوت الذکر میں مغرب و عشاء جمع کی گئیں اور احباب کرام ایک پرلذت دن کی یادیں لیکر اپنے گھروں کو لوٹے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا نعیم احمد
ڈیڑھ تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر۔ 04524-212434 فیکس۔ 534

بواسیر کی ادویات

		قیمت
☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے	PILES COURSE	55/-
☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے	ANUS ITCH CURE	20/-
☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دقت سے آئے	CONSTIPATION CURE	20/-
☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے	FISSURE CURE	20/-
☆ مقعد کے گرد رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے	FISTULA CURE	20/-
☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے	HEMORRHAGE CURE	20/-
☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے	HEMORRHOIDS CURE	20/-
☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا	PROLAPSUS CURE	20/-
☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے	PILES OINTMENT	8/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہوگا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔
کیور ریڈ انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)